© rasailojaraid.com

اگر ان سے غرض ثواب اور مواسات ہے تو دونوں صدقہ کے حکم میں ہیں، اگر مقصود دوستی بڑھانا یا مالی مکافات ہو تو پھر وہ ہدیہ کی قسم بن جاتے ہیں۔ کیونکہ صدقہ سے غرض دوستی بڑھانا یا مکافات نہیں ہوتی بلکہ صرف ثواب اور رب کی خوشنودی ہوتی ہے۔ بہرحال جس طرح رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ مباح اور صدقہ ممنوع تھا۔ بالکل اسی طرح اہل بیت اور آلِ فاطمہ رضی کے لئے بھی ہے۔ یعنی ہدیہ جائز، صدقہ ممنوع[1]

نسب کے ثبوت کا طریقہ:

نسب کے ثبوت کیلئے متعدد طریقے ہیں:

(الف) ثقہ اور معروف مؤرخین نے تصریح کی ہو کہ فلاں خاندان یا فرد کا تعلق اہل بیت سے ہے۔

(ب) یا اس کے پاس اس کے ثبوت کیلئے کوئی مستند دستاویز اور وثیقہ ہو۔

(ج) یا علاقہ میں شروع سے اس کا سلسلہ معروف و مشہور ہو۔

(د) یا شرعی شہادت موجود ہو یعنی کم از کم دو مستند گواہ تاریخ اور انساب سے جن کی دلچسپی معروف اور قابلِ استناد سمجھی جاتی ہو۔

مجرد دعویٰ:

باقی رہے زبانی کلامی دعوے، سو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہاں اگر مدعی اپنے اس دعویٰ پر قائم ہے

---

[1] صدقہ کی دو قسمیں ہیں، ایک نفلی دوسرا فرضی۔ نفلی کے بارے میں اختلاف ہے کہ بنو ہاشم کیلئے حرام ہے یا نہیں۔ اکثر احناف، شوافع، حنابلہ کے نزدیک حلال ہے:

"واما آل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اکثر الحنفیۃ وھو المصحح عن الشافعیۃ والحنابلۃ وکثیر من الزیدیۃ انہا تجوز لہم صدقۃ التطوع"

(نیل الاوطار)

امام ابو یوسف اور ابو العباس کے نزدیک نفلی صدقہ بھی فرضی صدقہ کی طرح حرام ہے کیونکہ حدیث میں اس کی تفصیل نہیں آئی۔

"وقال ابو یوسف والو العباس انہا تحرم علیہم کصدقۃ الفرض . . . الخ" (نیل ص۱۴۸)

ہمارے نزدیک یہی صحیح مسلک ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ جب پہلے پہل حضورؐ کی خدمت میں صدقہ لائے تو آپؐ نے اسے بھی لینے سے انکار کر دیا

© rasailojaraid.com

[illegible] اپنے طور پر صدقات [illegible]
ہونے کا مدعی ہے اس کے لیے شرعی ثبوت ہو یا نہ ہو بہر حال لوگوں کو بھی اس کے دعویٰ کے مطابق اسکے ساتھ معاملہ کرنا چاہیئے یعنی اس کو زکوٰۃ نہیں دینی چاہیئے۔

(مجلہ الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ ص ۱۲۷، ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ)

(۲)

"عن جويرية بنت الحارث قالت تصدق على مولاة لي بعضو من لحم فاهدته لي وانت لا تاكل الصدقة فقال قد بلغت محلها فهانيه فاكل منها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم" (طحاوی)

یہ دونوں روایات قابل احتجاج ہیں، حضرت سلمان فارسیؓ غلام تھے، غلام صاحب زکوٰۃ نہیں ہوتا (طحاوی)، مگر صدقہ کہہ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نفلی صدقہ ہو گا جس سے آپ نے انکار کیا۔ جویریہ نے بتایا ہے کہ لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے یہ بھی نفلی صدقہ ہو سکتا ہے۔ وہو المقصود۔

__فرضی صدقہ:__

اس میں بھی اختلاف ہے مگر جمہور کے نزدیک اب بھی بنو ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے بعض حالات کی وجہ سے ان کیلئے اب اسے جائز کہا ہے لیکن اس سے کم اتفاق کیا گیا ہے۔ امام موصوف کا کہنا ہے کہ پہلے خمس میں سے ان کو حصہ ملتا تھا، چونکہ اب وہ نہیں رہا لہٰذا اب اسے جائز ہونا چاہیئے۔
لیکن اس صورت میں تو ممکن ہے کہ ان پر کمائی کے دوسرے دروازے بند ہوں اور اضطرار کا عالم ان پر طاری ہو گیا ہو اور وہ بھوکوں مرنے لگے ہوں یا ان کو مفت خوری کیلئے اسلام کی طرف سے کوئی پروانہ دیا گیا ہو کہ پلنگ پر دراز، گھر میں پڑے سب کچھ کھاتے پیتے رہیں۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر حرام کو ان کیلئے حلال بنانے کی کوشش چھوڑ دیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اگر خمس کا سلسلہ چل نکلے تو اس میں ان کا حق بنتا ہے، اگر باقی نہیں رہتا تو یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ اور کام نہ کریں، اب زکوٰۃ کی راہ دیکھا کریں؟ میاں اب خمس نہیں رہا تو آپ کا حصہ بھی ختم، لہٰذا ہاتھ پاؤں ہلا کر کمائیں، کھائیں اور کھلائیں۔ (عزیز زبیدی۔ وار برٹن۔ ضلع شیخوپورہ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ما ھذا یا سلمان؟ قال صدقة عليك وعلى اصحابك قال ارفعها فانا لا ناكل الصدقة" الحدیث (طحاوی ص ۳۵۲)